بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲) سلام دعائیہ کلمہ ہے اسکا معنی ہے کہ سلامتی ہو اور یہ اپنی اصل کے اعتبار سے غیر انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی لکھا جا سکتا ہے جیسا کہ لقمان علیہ السلام مریم علیہا السلام اور آسیہ علیہا السلام، اسی طرح "رضی اللہ عنہ" نیکوکار مؤمنین کے لئے قرآن پاک میں استعمال ہوا ہے البتہ متأخرین فقہاء کرام نے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ دوسروں کے لئے مستقل طور پر "علیہ السلام" کا کلمہ استعمال کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے اور صحابہ کرام کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے اصطلاحی طور پر "رضی اللہ عنہ" کا کلمہ استعمال کرنا بہتر نہیں کیونکہ اب یہ کلمہ عرفاً صحابۂ کرام کے لئے استعمال ہوتا ہے ہاں لغوی اعتبار سے "رضی اللہ عنہ" یا "عنا" وغیرہ کہا جا سکتا ہے تاہم بہتر یہ ہے کہ صحابۂ کرام کے لئے "رضی اللہ عنہ" اور تابعین کے لئے "رحمہ اللہ" "رحمۃ اللہ علیہ" اور ان کے بعد کے لوگوں کے لئے "غفر اللہ لہ" وغیرہ کلمات استعمال کئے جائیں۔

(کذا فی التبویب ۳۵/۵۳۱)

لما فی الدر المختار (۷۵۳/۶) ایچ، ایم، سعید۔

ولا یصلی علی غیر الأنبیاء ولا غیر الملائکة إلا بطریق التبع... ویستحب الترضی للصحابة والترحم للتابعین ومن بعدهم... ولمن بعدهم بالمغفرة والتجاوز۔

وفی رد المحتار:

(قولہ ولا یصلی علی غیر الأنبیاء) لأن فی الصلوٰت

من التحظيم ماليس في غيرها من الدعوات. . . .

ولا يليق بذلك بمن يتصور منه خطايا والذنوب

إلاّ تبعا. . . واختلف هل تكره تحريماً أو تنزيهاً

أو خلاف الأولى وصحح النووى في الأذكار الثانى

لكن في خطبة شرح الأشباه للبيرى من صلى على

غيرهم أثم وكره وهو الصحيح. . . وأما السلام فنقل

اللقانى في شرح جوهرة التوحيد عن الإمام الجويني

أنه في معنى الصلاة فلا يستعمل في الغائب ولا يفرد به

غير الأنبياء فلا يقال علىّ عليه السلام وسواء في هذا

الأحياء والأموات إلاّ في الحاضر فيقال السلام أو

سلام عليك أو عليكم وهذا مجمع عليه ـ والله سبحانه وتعالى أعلم

محمد عامر عفی عنہ

دار الإفتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱ جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ

۲۳ اپریل ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۲ جمادی الثانیہ

۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ

۲/۶/۱۴۳۳ھ

مفتی

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۲/۶/۱۴۳۳ھ

دار الإفتاء

فتوی نمبر ۱۴۳۸/۱۲

مورخہ ۲/۶/۳۳

۲۴/۴/۲۰۱۲

00058